



پندرہویں صدی کی عظیم علمی و روحانی شخصیت شیخ طریقت، امیر اہلسنت، ہائی دعوتِ اسلامی  
حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس صفا قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ  
کی حیاتِ مبارکہ کے روشن اوراق

تذکرہ امیر اہلسنت

قسط (6)

# حقوق العباد کی احتیاطیں

مکتبہ المدینہ  
(دعوتِ اسلامی)

SC 1286



الکتاب  
(دعوتِ اسلامی)  
(شعبہ امور اہلسنت)



## پہلے اسے پڑھ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بلاشبہ بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللہُ السَّعِیْدُ کی کتابِ حیات کے ہر صفحے میں ہمارے لئے رہنمائی کے مدنی پھول ہوتے ہیں۔ یہ وہ ہستیاں ہیں جن کے شام و سحر اپنے رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے کی کوشش میں گزرتے ہیں۔ ان نفوسِ قدسیہ کی سیرت کا تذکرہ کرنا، سننا، سنانا اور اس کی اشاعت کرنا عین سعادت اور اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا پانے کا عظیم ذریعہ ہے۔ غالباً اسی مقدس جذبے کے تحت مؤلفین و مورخین نے ان بزرگوں کے حالاتِ زندگی قلمبند کئے ہیں مگر چند ایک مثالوں کو چھوڑ کر دیکھا جائے تو ہم اپنے اکابرین کی حیات و خدمات کو ان کی ظاہری زندگی میں محفوظ کرنے میں ناکام رہے ہیں۔

اعلیٰ حضرت مجتہدِ دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن

نے اپنے دوسرے سفرِ حج کے واقعات بیان کرتے ہوئے اس طرف توجہ دلائی ہے، چنانچہ آپ فرماتے ہیں: اس قسم کے وقائع (یعنی واقعات) بہت تھے کہ یاد نہیں۔ اگر اسی وقت مُنْضَبَط کر لیے جاتے (یعنی لکھ لیے جاتے)، محفوظ رہتے، مگر اس کا ہمارے ساتھیوں میں سے کسی کو احساس بھی نہ تھا۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت 4 حصے

صفحہ 209 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) ایک اور جگہ سفرِ حج کے واقعات بیان کرتے ہوئے اس



طرح توجہ دلائی: ”یہ تمام وقائع (یعنی واقعات) ایسے نہ تھے کہ ان کو میں اپنی زبان سے کہتا، ہمراہیوں کو توفیق ہوتی اور آتے اور جاتے اور ایام قیام ہر سرکار کے واقعات روزانہ تاریخ وار قلم بند کرتے تو اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بی شمار نعمتوں کی یادگار ہوتی، اُن سے رہ گیا اور مجھے بہت کچھ سہو ہو گیا۔ جو یاد آیا بیان کیا، نیت کو اللہ عَزَّوَجَلَّ جانتا ہے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت 4 حصے صفحہ 225 مطبوعہ مکتبہ المدینہ)

ان سب باتوں کے پیش نظر ضروری تھا کہ امیر اہلسنت دامت برکاتہم اعلیہ کی حیات ظاہری ہی میں ان کی زندگی کے گوشے کتابی شکل میں محفوظ کر لئے جائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے شعبہ امیر اہلسنت دامت برکاتہم اعلیہ مجلس المدینۃ العلمیہ کی طرف سے تادم تحریر 5 رسائل شائع ہو چکے ہیں۔

☆ تذکرہ امیر اہلسنت (قسط 1)، ☆ ابتدائی حالات (قسط 2)، ☆ سنت نکاح (قسط 3)، ☆ شوق علم دین (قسط 4)، ☆ علم و حکمت کے 125 مدنی پھول (قسط 5) اور اس وقت ”تذکرہ امیر اہلسنت“ کا رسالہ قسط 6 بنام ”حقوق العباد کی احتیاطیں“ آپ کے ہاتھ میں ہے۔

اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ قسط 7 ”امیر اہلسنت اور فن شعری“ کے نام



سے عنقریب پیش کیا جائے گا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا ہے کہ ہمیں قبلہ شیخ طریقت، امیر اہلسنت وامت  
بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے زیر سایہ ”اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی  
کوشش“ کیلئے مَدَنی انعامات کے مطابق عمل اور مَدَنی قافلوں کا مسافر بننے  
رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلس  
الْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْأَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ امیر اہلسنت وامت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مجلس الْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة

(دعوتِ اسلامی)

۲۶ رَمَضانُ الْمُبَارَک ۱۴۳۲ھ 27 اگست 2011ء

﴿..... علم سیکھنے سے آتا ہے.....﴾

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

”علم سیکھنے سے ہی آتا ہے اور فقہ غور و فکر سے حاصل ہوتی ہے

اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں سمجھ بوجھ

عطا فرماتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم

والے ہیں۔“

(المعجم الکبیر، ج ۱۹، ص ۵۱۱، الحدیث: ۷۳۱۲)



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## ذُرُودِ شَرِیف کی فضیلت

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال  
محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے ضیائے  
ذُرُودِ سلام میں فرمانِ **مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم** نقل فرماتے ہیں، ”جس نے  
دن اور رات میں میری طرف شوق و محبت کی وجہ سے تین تین مرتبہ ذُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ پر حق ہے  
کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔“ (التَّوْغِیْبُ وَالتَّهْیِیْبُ ج ۲ ص ۳۲۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

## مُفْلِس کون؟

حضرت سیدنا مسلم بن حجاج قشیری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی اپنے مشہور مجموعہ  
حدیث ”صَحِیْحُ مُسْلِم“ میں نقل کرتے ہیں: سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، رسولوں  
کے سالار، نبیوں کے سردار، ہم غریبوں کے غمگسار، ہم بیکسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار  
جنابِ احمد مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: کیا تم جانتے ہو مُفْلِس  
کون ہے؟ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ  
وَسَلَّم! ہم میں سے جس کے پاس دراہم و سامان نہ ہوں وہ مُفْلِس ہے۔ فرمایا: ”میری اُمت  
میں مُفْلِس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزے اور زکوٰۃ لے کر آیا اور یوں آیا کہ اسے



گالی دی، اُس پر ٹہمت لگائی، اس کا مال کھایا، اُس کا خون بہایا، اُسے مارا تو اس کی نیکیوں میں سے کچھ اس مظلوم کو دے دی جائیں اور کچھ اُس مظلوم کو، پھر اگر اس کے ذمے جو حقوق تھے ان کی ادائیگی سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں تو ان مظلوموں کی خطائیں لیکر اس ظالم پر ڈال دی جائیں پھر اسے آگ میں پھینک دیا جائے۔“

(صَحیح مُسْلِم ص ۱۳۹۴ حدیث ۲۵۸۱ دار ابن حزم بیروت)

## لرز اٹھو!

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ حقیقت میں مفلس وہ ہے جو نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ و صدقات، سخاوتوں، فلاحی کاموں اور بڑی بڑی نیکیوں کے باوجود قیامت میں خالی کا خالی رہ جائے! جن کو کبھی گالی دیکر، کبھی پلا اجازت شرعی ڈانٹ کر، بے عزتی کر کے، ذلیل کر کے، مار پیٹ کر کے، عاریتاً چیزیں لے کر قصداً واپس نہ لوٹا کر، قرض دبا کر، دل دکھا کر ناراض کر دیا ہو گا وہ اُس کی ساری نیکیاں لی جائیں گے اور نیکیاں ختم ہو جانے کی صورت میں ان کے گناہوں کا بو جھاٹھا کروا کر اصل جہنم کر دیا جائے گا۔

”صَحیح مُسْلِم شَرِیف“ میں ہے، اَللّٰہُ کَرَمَہُ عَلَیہِ مَا یَشَآءُ غُیُوبٌ، مُنْزَہٌ عَنِ الْعُیُوبِ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”بے شک روزِ قیامت تمہیں اہل حقوق کو ان کے حق ادا کرنے ہوں گے حتیٰ کہ بے سینگ والی بکری کا سینگ والی بکری سے بدلہ لیا جائے گا۔“ (صَحیح مُسْلِم ص ۱۳۹۴ حدیث ۲۵۸۲)



مطلب یہ کہ اگر تم نے دنیا میں لوگوں کے حقوق ادا نہ کئے تو لامحالہ (یعنی ہر صورت میں) قیامت میں ادا کرو گے، یہاں دنیا میں مال سے اور آخرت میں اعمال سے، لہذا بہتری اسی میں ہے کہ دنیا ہی میں ادا کر دو ورنہ پچھتا نا پڑے گا۔ ”مرآۃ شرح مشکوٰۃ“ میں ہے: ”جانورا گرچہ شرعی احکام کے مکلف نہیں ہیں مگر حقوق العباد جانوروں کو بھی ادا کرنے ہوں گے۔“ (مرآۃ ج ۶ ص ۶۷۴)

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ      اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ !      صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل قرض کے نام پر لوگوں کے ہزاروں بلکہ لاکھوں روپے ہڑپ کر لئے جاتے ہیں۔ ابھی تو یہ سب آسان لگ رہا ہوگا لیکن قیامت میں بہت مہنگا پڑ جائے گا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَیْہِ کے فرمان کا خلاصہ ہے کہ جو دنیا میں کسی کے تقریباً تین پیسے دین (یعنی قرض) دبا لیگا بروز قیامت اس کے بدلے سات سو باجماعت نمازیں دینی پڑ جائیں گی۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۵ ص ۶۹) جی ہاں! جو کسی کا قرضہ دبا لے وہ ظالم ہے اور سخت نقصان و خسران میں ہے۔ حضرت سپہ ناسلیمان طبرانی قدس سرہ النورانی اپنے مجموعہ حدیث، ”طبرانی“ میں نقل کرتے ہیں: سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا جس کا مفہوم ہے: ”ظالم کی نیکیاں مظلوم کو، مظلوم کے گناہ ظالم کو دلوائے جائیں گے۔ (الْمُعْجَمُ الْکَبِیْرُ ج ۴ ص ۱۴۸ حدیث

۱۶۹ ۱۵۳ دار احیاء التراث العربی بیروت ملقطاً



## نیکیوں کے ذریعے مالدار

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! بندوں کی حق تلفی آخرت کیلئے بہت زیادہ نقصان دہ ہے، حضرت سیدنا احمد بن حنبلہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: کئی لوگ نیکیوں کی کثیر دولت لئے دنیا سے مالدار رخصت ہوں گے مگر بندوں کی حق تلفیوں کے باعث قیامت کے دن اپنی ساری نیکیاں کھو بیٹھیں گے اور یوں غریب و نادار ہو جائیں گے۔

(کنیۃ المفتخرین ص ۵۳ دار المعرفة بیروت)

حضرت سیدنا شیخ ابوطالب محمد بن علی مکی علیہ رحمۃ اللہ القوی "قُوثُ الْقُلُوب" میں فرماتے ہیں: "زیادہ تر (اپنے نہیں بلکہ) دوسروں کے گناہ ہی دوزخ میں داخلے کا باعث ہوں گے جو (حقوق العباد تکلف کرنے کے سبب) انسان پر ڈال دیئے جائیں گے۔ نیز بے شمار افراد (اپنی نیکیوں کے سبب نہیں بلکہ) دوسروں کی نیکیاں حاصل کر کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔" (قُوثُ الْقُلُوب ج ۲ ص ۲۹۲) ظاہر ہے دوسروں کی نیکیاں حاصل کرنے والے وہی ہوں گے جن کی دنیا میں دل آزاریاں اور حق تلفیاں ہوئی ہوں گی۔ یوں بروز قیامت مظلوم اور دکھیارے فائدے میں رہیں گے۔

## میں نے تیرا کان مروڑا تھا

ہمارے اسلاف رحمۃ اللہ حقوق العباد کے حوالے سے کس قدر حساس ہوتے تھے اس کا اندازہ اس روایت سے لگائیے، چنانچہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک غلام سے فرمایا: میں نے ایک مرتبہ تیرا کان مروڑا تھا اس لئے تو مجھ سے اس کا بدلہ لے لے۔ (الریاض النضرۃ فی مناقب العشرة، جزء ۳ ص ۳۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)



## سوئی نہ لوٹانے کا نتیجہ

ایک بزرگ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا: مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ یَعْنِی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ فرمایا: مجھے بھلائی عطا فرمائی مگر (فی الحال) ایک سوئی کے سبب مجھے جنت میں جانے سے روک دیا گیا ہے جو میں نے عاریۃً لی تھی اور اسے لوٹا نہیں سکا تھا۔

(الزَّوْاجِرُ عَنْ اقْتِرَافِ الْكِبَائِرِ، کتاب البیع، باب المناہی مِنَ الْبُیُوعِ، ج ۱، ص ۵۰۴)

## امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَلْعَالِیَہ اور حقوق العباد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے حقوق العباد کی اہمیت ملاحظہ فرمائی۔ شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَحْمَۃُ اللّٰهِ عَلَیْہِ جہاں حقوق اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں حد و رَجْمَہِ محتاط ہیں وہاں حقوق العباد کے معاملے میں بھی بے حد احتیاط برتتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: حقوق اللہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اپنی رحمت سے معاف فرمادے گا مگر حقوق العباد کا معاملہ سخت تر ہے کہ جب تک وہ بندہ جس کا حق تلف کیا گیا ہے، مُعَاف نہیں کریگا اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی مُعَاف نہیں فرمائے گا اگرچہ یہ بات اللہ عَزَّوَجَلَّ پر واجب نہیں مگر اس کی مرضی یہی ہے کہ جس کا حق تلف کیا گیا ہے اس مظلوم سے مُعَافِیٰ مانگ کر راضی کیا جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



”یا اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ہر مسلمان کی مغفرت فرما“

کے 25 حروف کی نسبت سے امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مدنی احتیاطیوں پر مشتمل ”پچیس“ ایمان افروز واقعات و حکمت بھرے ملفوظات

## { 1 } مدنی حل

حیدرآباد (باب الاسلام سندھ) کے (مرحوم) مُلَیِّغِ دَعْوَتِ اِسْلَامِی محمد یعقوب عطاری علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْبَارِی ایک مرتبہ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی زیارت کیلئے مرکز الاولیاء (لاہور) میں حاضر ہوئے۔ دورانِ ملاقات امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو کچھ لکھنے کی ضرورت پیش آئی تو مرحوم نے ان کی خدمت میں اپنا قلم پیش کیا۔ حیدرآباد واپسی پر انہیں امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی جانب سے ایک رقعہ موصول ہوا، جس کا عکس پیش خدمت ہے۔

۷۸۶

الحاج محمد یعقوب صاحب کی  
خدمت مع السلام جمع جشی  
ولادت مبارک معززہ صاف  
سہن محکم لاہور۔۔۔۔۔  
آپ کا قلم میرے پاس رہ گیا تھا۔  
وہاں دوسرا قلموں کے ساتھ چل گیا  
کراچی بھی ساتھ نہ لاسکا۔ براۓ معذرت  
کوئی حل ارشاد فرمائیے۔  
فقط آپ کا



نام اور  
شخصیت



اس رقعہ کی تحریر میں حقوق العباد کی احتیاط کی خوشبو کے ساتھ سوال سے بچنے کی مہک واضح محسوس کی جاسکتی ہے۔ کوئی اور ہوتا تو شاید یہ لکھتا کہ آپ چاہیں تو مُعاف فرمادیں مگر آپ نے ”کوئی حل ارشاد فرمائیں“ لکھا، تاکہ سوال کرنے سے بچت رہے۔

اللہ عزوجل کی امیر اہلسنت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## { 2 } دَرِی کا دَہاگہ

مذکورہ پین سے متعلق پرچی بھیجنے کا واقعہ ایک موقع پر مرکزی مجلس شوریٰ کے سابق نگران (مرحوم) حاجی محمد مشتاق عطاری علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْبَارِی کو سنایا گیا تو آپ نے بھی ایک رقعہ دکھایا جس میں امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ الْعَالِیَہ نے کچھ اس طرح تحریر فرمایا تھا:

”بعد سلام عرض ہے کہ آپ کے علاقے میں ”گیارہویں شریف“ کی محفل تھی۔ میں جہاں بیٹھا تھا، اس درِی کا مجھ سے ایک دھاگہ ٹوٹ گیا تھا۔ یہ حقوق العباد کا معاملہ ہے۔ جس ڈیکوریشن والے کی دریاں ہیں اس سے میری طرف سے جا کر مُعافی مانگ لیں، اگر وہ مُعاف نہ کرے تو میں خود مُعافی کیلئے حاضر ہو جاؤنگا۔ مہربانی فرما کر مجھے جلد اسکی اطلاع کریں۔“

اللہ عزوجل کی امیر اہلسنت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



### { 3 } پینٹر سے معذرت

امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَلْعَالِیَہ پہلے پہل کراچی کی ایک مسجد میں امامت فرماتے تھے۔ آپ کو مسجد کے حجرے کے لئے اپنے نام کی پلیٹ لگانے کی ضرورت محسوس ہوئی تو آپ نے تحریری طور پر اپنا نام ”محمد الیاس قادری رَضَوِی“ پینٹر کے حوالے کیا اور اجرت بھی طے کر لی۔ جب آپ وہ پلیٹ واپس لینے گئے تو پینٹر کے ملازم سے کہا کہ قادری رَضَوِی کے ساتھ ”ضیائی“ کا لفظ بھی بڑھا دے (تاکہ پیر و مرشد سیدنا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمۃ کی طرف نسبت کا بھی اظہار ہو جائے)۔

اس ملازم نے یہ لفظ بڑھا دیا اور آپ پہلے سے طے شدہ اجرت ادا کر کے واپس لوٹ آئے۔ پھر اچانک خیال آیا کہ مجھ سے تو حق تکلفی ہو گئی ہے یعنی اجرت طے کرنے کے بعد لفظ ”ضیائی“ اور وہ بھی پینٹر کی اجازت کے بغیر اس کے ملازم سے لکھوایا ہے جبکہ ظاہر ہے کہ اجرت طے کر لینے کے بعد کسی لفظ کے اضافے کا حق حاصل نہ تھا، پھر اس اضافے میں رنگ بھی استعمال ہوا اور اس ملازم کا وقت بھی صرف ہوا۔ یہ سوچ کر آپ پریشان ہو گئے اور دوبارہ پینٹر کے پاس پہنچ کر اپنی پریشانی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ ”برائے مہربانی! آپ مزید پیسے لے لیں یا لفظ کا اضافہ مُعَاف فرمادیں۔“ آپ کا یہ انداز دیکھ کر پینٹر ہکا بکا رہ گیا اور اس نے معافی کے ساتھ ساتھ آپ سے گہری عقیدت کا اظہار کیا اور یہ دعا مانگی کہ، ”اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے بھی آپ جیسا کر دے۔“

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیر اہلسنت پر رَحْمَت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



## { 4 } پولیس والے کی تلاش

امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ایک رات سحری کے وقت کہیں سے گھر واپس آرہے تھے کہ آپ کے قافلے میں شامل گاڑیوں کو ایک ناکے پر پولیس والوں نے روک لیا اور تلاشی لینے پر اصرار کیا۔ اُن سے درخواست کی گئی کہ سحری کا وقت ختم ہونے ہی والا ہے اس لئے آپ بغیر تلاشی کے جانے دیجئے، لیکن انہوں نے اس کی اجازت دینے سے انکار کر دیا بلکہ وہ اور شک میں پڑ گئے کہ یہ مہینہ رَمَہان کا تو نہیں ہے، لہذا انہوں نے کافی دیر چیکنگ وغیرہ کی جس کی وجہ سے سحری کا وقت ختم ہو گیا۔

تلاشی لے چکنے کے بعد ایک پولیس والے نے معذرت خواہانہ انداز میں کہا: ”کیا کریں جی! یہ ہماری ڈیوٹی ہے۔“ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے منہ سے بے اختیار یہ الفاظ نکل گئے، ”کاش! آپ اپنا فرض سمجھتے!“ جب قافلہ گھر پہنچا تو کچھ ہی دیر بعد اسلامی بھائیوں کو امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تلاش ہوئی کیونکہ آپ کہیں دکھائی نہ دے رہے تھے۔ کچھ دیر گزرنے کے بعد آپ باہر سے تشریف لائے اور فرمایا کہ، ”میں نے اس پولیس والے سے یہ کہہ ڈالا تھا کہ ”کاش! آپ اپنا فرض سمجھتے“ ہو سکتا ہے کہ اس کی دل آزاری ہو گئی ہو کہ اس نے تو اپنی ڈیوٹی انجام دی تھی، اس لئے میں اس کو راضی کرنے کی خاطر نکلا تھا۔“

اللّٰهُمَّ عَزَّوَجَلَّ! امیر اہلسنت پر رَحْمَت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد



## { 5 } مُبَلِّغ کی اصلاح

ایک مُبَلِّغِ اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ دعوتِ اسلامی کا ابتدائی دور تھا۔ مَدَنی قافلے میں سفر کے دوران چائے پینے کیلئے ایک ہوٹل میں جانا پڑا تو میں نے سامنے رکھے ہوئے نمک کو چکھ لیا۔ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فوراً فرمایا، ”یہ آپ نے کیا کیا؟“

عُرف میں یہ نمک کھانا کھانے والوں کیلئے رکھتے ہیں۔“ پھر آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے کاؤنٹر پر مُبَلِّغ کو ساتھ لے جا کر ہوٹل کے مالک سے کہا: ”آپ نے نمک غالباً کھانا کھانے والوں کیلئے رکھا ہوگا مگر اس اسلامی بھائی نے اسے چکھ لیا ہے جبکہ ہمیں صرف چائے پینی تھی، لہذا! ان کو مُعَاف فرمادیں۔“ ہوٹل کا مالک یہ سن کر حیرت زدہ ہو گیا کہ اس دور میں کون اتنی احتیاط کرتا ہے؟ پھر اس نے کہا: ”حضور! کوئی بات نہیں۔“

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنت پَر رَحْمَت ہو اور ان کے صلّی ہمارے مغفرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

## { 6 } قِطَار میں احتیاط

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ۱۴۰۰ھ میں حَرَمِین طِیِّین کی زیارت کا ارادہ کیا اور اپنا پاسپورٹ ویزا کے لئے جمع کروا دیا۔ ویزا لگ جانے پر جب آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنا پاسپورٹ لینے کے لئے متعلقہ ایجنسی پہنچے تو ویزا



لینے والوں کی ایک طویل قطار لگی ہوئی تھی۔ آپ قطار ہی میں کھڑے ہو گئے۔ کسی شناسا ٹریول ایجنٹ (TRAVEL AGENT) کی نظر آپ پر پڑی کہ اتنے اعلیٰ مرتبے کے حامل ہونے کے باوجود انکساری کرتے ہوئے قطار میں کھڑے ہوئے ہیں تو اس نے بعد سلام عرض کیا، ”حضور! قطار بہت طویل ہے، آپ کو کئی گھنٹوں تک دھوپ میں انتظار کرنا پڑے گا، آئیے میں آپ کو (اپنے تعلقات کی بنا پر) کھڑکی کے قریب پہنچا دیتا ہوں۔“ (کوئی اور ہوتا تو شاید اس کے دل کی گلی کھل جاتی کہ کڑی دھوپ سے نجات ملنے کے ساتھ ساتھ آسانی سے مسئلہ حل ہوگا) مگر آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بڑی نرمی سے منع فرما دیا، جس کی وجہ یہ تھی کہ اگر آپ اس کی پیش کش قبول فرما کر آگے تشریف لے جاتے تو پہلے سے قطار میں کھڑے ہونے والوں کی حق تلفی ہو جاتی۔

اللّٰهُمَّ عَزَّ وَجَلَّ! امیرِ اہلسنت پر رَحْمَت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

### { 7 } اَنجَانا برتن

ایک اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ (۷ شوال المکرم ۱۴۲۷ھ - 31 اکتوبر 2006) بروز منگل باب المدینہ (کراچی) میں سحری کے وقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں حاضر تھا۔ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دسترخوان پر پلاسٹک کے برتن کو دیکھ کر در یافت فرمایا، یہ کس کا ہے؟ خادمِ اسلامی بھائی نے عرض کی، حضور یہ اپنی ہی



ملکیت ہے۔ آپ نے موجود اسلامی بھائیوں کو ترغیب دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا، کہ ”میرے لئے یہ برتن انجانا تھا اس لئے مجھے تشویش ہوئی کہ کہیں بے احتیاطی میں کسی کے گھر سے ضرورتاً بھیجا گیا برتن ہمارے استعمال میں تو نہیں آرہا۔ کیونکہ کسی کے یہاں سے نیاز وغیرہ پہنچانے کی ترکیب میں برتن آجاتے ہیں مگر شرعاً ان کو ذاتی استعمال میں لانا منع ہے۔ اس لئے میں نے معلوم کر کے تشفی کر لی۔“

اللہمَّ عَزَّوَجَلَّ کَی امیرِ اہلسنت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### { 8 } انوکھا بیان

پاکستان ایئر فورس کے اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ غالباً 1982ء کی بات ہے، میرا دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی کا ابتدائی دور تھا اور تنظیمی ترکیب سے ناواقف تھا۔ میری ڈرگ کالونی کی ایک مسجد کے امام صاحب سے شناسائی تھی۔ ایک روز باہمی مشورے سے خود ہی طے کر کے بغیر امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کو اطلاع کئے نمازِ فجر میں اعلان کر دیا کہ آج بعد نمازِ مغرب ہماری مسجد میں امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا بیان ہوگا۔ پھر نمازِ ظہر کے بعد ہم امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کو بیان کی اطلاع دینے نور مسجد پہنچے تو آپ موجود نہ تھے۔ ہم ایک رقعہ کسی کو یہ کہہ کر دے آئے کہ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کو دے دینا، اس میں یہ تحریر تھا کہ ہم نے آج



بعد نمازِ مغرب آپ کا بیان اپنی مسجد میں رکھا ہے اور اس کا اعلان بھی کر دیا گیا ہے۔ ہم آپ کو لینے حاضر ہوئے تھے مگر آپ موجود نہیں تھے لہذا یہ رقعہ دے کر جا رہے ہیں، آپ مغرب میں ضرور تشریف لائے گا۔ نمازِ مغرب میں لوگ کافی جمع ہو چکے تھے۔ کچھ دیر بعد امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ قافلے سمیت تشریف لے آئے اور بیان فرمایا، ہم جب ملاقات کیلئے حاضر ہوئے اور عرض کی کہ بیان کیلئے رقعہ ہم لے کر حاضر ہوئے تھے تو آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مسکرا کر اپنی ڈائری نکال کر دکھائی کہ میں نے پورے ماہ کے بیان کی تاریخیں دے رکھی ہیں۔ ابھی بھی میرا بیان کسی اور مسجد میں تھا، مگر میں نے رقعہ پڑھ کر اندازہ لگایا کہ یہ کوئی نئے اسلامی بھائی ہیں۔ یہ سوچ کر کہ ان کا دل نہ ٹوٹ جائے حاضر ہو گیا اور دوسری مسجد میں چونکہ ذمہ داران نے بیان رکھا تھا، وہاں کسی اور مبلغ کی ترکیب بنا دی۔ سبحان اللہ عَزَّوَجَلَّ! قربان جائیے آپ کی عاجزی اور انفرادی کوشش کے انداز پر۔ ایسا لگتا ہے کہ آپ کی نگاہِ ولایت اس شخص کے روشن مستقبل کو دیکھ رہی تھی جو بظاہر انوکھے انداز سے بیان کیلئے پہنچا تھا، اس اسلامی بھائی کے صاحبزادے جامعۃ المدینہ سے فارغ ہو کر کچھ عرصہ دارالافتاء میں اپنے فرائض انجام دیتے رہے اور تادم تحریر دونوں خوش نصیب باپ بیٹے پاکستان انتظامی کا بینہ کے رکن کی حیثیت سے مدنی کاموں کی برکتوں سے مستفیض ہو کر دوسروں کو بھی مستفیض کر رہے ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنت پر رَحْمَت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو  
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



## { 9 } ہزاروں کے مجمع میں معافی

ضلع مظفر گڑھ (پنجاب) کے قصبہ گجرات کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ

ہے: غالباً 1988 میں پتا چلا کہ قبلہ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ ”کوٹ اڈو“ بیان کے لئے تشریف لارہے ہیں۔ ہمارے چچا نے امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں عرض کی: حضور! ملتان سے ”کوٹ اڈو“ جاتے ہوئے راستے میں ہمارا قصبہ آتا ہے، اگر کرم فرمادیں اور ہمارے گھر کی دعوت قبول فرمالیں تو مہربانی ہوگی۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ نے شفقت فرماتے ہوئے ہاں کر دی اور یوں ہمارے قصبہ میں آنے کا طے ہو گیا۔ سارے خاندان میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور قصبے میں ہر طرف یہ دھوم مچ گئی کہ زمانے کے ولی تشریف لارہے ہیں۔ گھر کے افراد نے خوشی میں نئے کپڑے پہنے، گھر کو صاف کرنے اور سجانے کا اہتمام کیا گیا اور میدان میں پانی کا چھڑکاؤ کروایا گیا۔ انتظار ہوتا رہا مگر آپ تشریف نہ لاسکے۔ سب کو تشویش ہوئی کہ ”اللہ خیر کرے“، وقت گزرنے کے بعد والد اور چچا اجتماع میں شرکت کیلئے ”کوٹ اڈو“ روانہ ہو گئے۔

اجتماع کثیر تھا، جب امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ منہج پر تشریف لائے اور آپ کی نظر میرے چچا پر پڑی تو آپ نے ہزاروں لوگوں کے سامنے چچا کے آگے ہاتھ جوڑ لئے اور فرمایا مجھے معاف فرمادیں میں آپ کے گھر حاضر نہ ہوسکا، آپ کی دل آزاری ہوئی ہوگی۔ عاجزی کا یہ انداز دیکھ کر چچا کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے، بعد میں معلوم ہوا کہ ڈرائیور کی غلطی سے ”کوٹ اڈو“ کیلئے وہ راستہ اختیار کیا گیا جس راستے میں ہمارا قصبہ نہیں پڑتا تھا اور



یوں سب دوسرے راستے سے ”کوٹ اڈو“ جا پہنچے۔ اب وقت اتنا ہو چکا تھا کہ واپسی ممکن نہ تھی۔

اللّٰهُمَّ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنت پر رَحْمَت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### { 10 } میں عطاری کیوں بنا؟

باب المدینہ (کراچی) کے مقیم ڈاکٹر صاحب کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میری  
لیاقت نیشنل ہسپتال (کراچی) میں ڈیوٹی ہے۔ ایک بار کوئی عالم صاحب تشریف لائے  
اور میں نے ان کے سامنے اپنی ”عطاری نسبت“ کا اظہار کیا تو انہوں نے پوچھا کہ کیا  
آپ ”الیاس قادری صاحب“ کے مرید ہیں۔ میں نے عرض کی: جی ہاں اور میرے  
مرید ہونے کا معاملہ بھی انوکھا ہے۔ ہوا یوں کہ ایک روز قبلہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ  
الْعَالِیَہ کسی مریض کی عیادت کیلئے ہمارے یہاں تشریف لائے۔ مجھے شخصیات سے آٹو گراف  
لینے کا جنون کی حد تک شوق تھا جس کے لئے میں نے ہسپتال کا ایک رجسٹر مختص کیا ہوا تھا۔  
میں نے واپسی کے وقت وہ رجسٹر کھول کر امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ الْعَالِیَہ کے سامنے  
کر دیا کہ آٹو گراف سے نوازدیں۔ آپ نے رجسٹر بند کرنے کے بعد اپنی جیب سے مدنی  
پیڈ نکالا اور اس پر جو کچھ تحریر فرمایا اس کا مفہوم یہ ہے کہ یہ رجسٹر ہسپتال کے کاموں کیلئے مخصوص  
ہے، آپ کو آٹو گراف لینے کے لئے نہیں دیا گیا۔ ساتھ میں کچھ دعائیں تحریر فرما کر رقعہ مجھے  
عطا فرما دیا۔ میں اس قدر متاثر ہوا کہ فوراً آپ کے ذریعے مرید ہو کر ”عطاری“ بن گیا۔

اللّٰهُمَّ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنت پر رَحْمَت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



## { 11 } ٹرک کی بجری

نواب شاہ (باب الاسلام سندھ) کے اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ ایک بار امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے ہمراہ چند اسلامی بھائی کہیں تشریف لے جا رہے تھے۔ خوش قسمتی سے میں بھی ساتھ تھا۔ ایک گلی سے گزرتے ہوئے آگے بجری پڑی ہوئی نظر آئی۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ نے فرمایا کہ اگر ہم یہاں سے گزریں گے تو خدشہ ہے کہ بجری کا کچھ حصہ پھیل کر ضائع ہو جائے گا لہذا مناسب یہ ہے کہ ہم دوسری جگہ سے نکل جائیں، چنانچہ دوسری گلی کا راستہ اختیار کیا گیا۔

اللہمَّ عَزِّ وَجَلَّ کی امیر اہلسنت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو  
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

## { 12 } اجمیری گائیں

حیدرآباد (باب الاسلام سندھ) کے اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ مجھے (۱۴۲۰ھ 1999ء) میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ ہند کے سفر کی سعادت ملی۔ سلطان الہند خواجہ غریب نواز رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے مزار پر انوار کی زیارت کیلئے امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی امارت میں جو قافلہ روانہ ہوا میں بھی خوش قسمتی سے اس میں شامل تھا۔ رات کم و بیش 3:00 بجے اجمیر شریف کے اسٹیشن پر اتر کر مطلوبہ مقام تک پہنچنے کیلئے پیدل روانہ ہوئے۔ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ برہنہ پاتھے، یہ دیکھ کر تقریباً شرکاء نے بھی



ادباً اپنے پاؤں سے چپل اتار دیئے۔ چلتے چلتے جب ایک گلی میں داخل ہونے لگے تو دیکھا کہ ”چند گائیں“ بیٹھی ہوئیں ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے قافلے کو آگے بڑھنے سے روکتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ہمارے اس گلی سے گزرنے سے ”گائیں“ تشویش میں مبتلا ہونگی، ان کے کھڑے ہوئے کان اس بات کی نشاندہی کر رہے ہیں۔ آخر کار مطلوبہ مقام تک پہنچنے کیلئے دوسری گلی میں داخل ہو گئے۔

اللّٰهُمَّ غُذِّ بَلِّیْ کِی امیرِ اہلسنت پر رَحْمَت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو  
**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد**

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نہ صرف خود حقوق العباد سے متعلق خاص احتیاط فرماتے ہیں بلکہ متعلقین کو بھی توجہ دلاتے ہوئے ترغیب کے مدنی پھولوں سے نوازتے رہتے ہیں۔ اس ضمن میں آپ کے ارشادات ملاحظہ فرمائیں۔

### { 13 } صدائے مدینہ کے وقت احتیاط

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اذانِ فجر کے بعد بغیر میگا فون و دووا سلامی بھائی صدائے مدینہ لگائیں۔ (مسلمانوں کو نماز فجر کیلئے صدا لگا کر اٹھانے کو دعوتِ اسلامی کی اصطلاح میں صدائے مدینہ کہا جاتا ہے)۔ آپ فرماتے ہیں: مگر اس بات کا خیال رکھئے کہ اتنی زوردار آوازیں نہ ہوں کہ مریضوں، بچوں اور جو اسلامی بہنیں گھر میں نماز میں مشغول ہوں یا پڑھ کر دوبارہ لیٹ گئی ہوں، ان کو تشویش ہو۔ درس و بیان



کرنے نعت شریف پڑھنے اور اسپیکر چلانے وغیرہ میں ہمیشہ نمازیوں، تلاوت کرنے والوں اور سونے والوں کی ایذا رسانی سے بچنا شرعاً واجب ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم ظاہری عبادت سے خوش ہو رہے ہوں مگر اس میں دوسروں کی پریشانی کا باعث بن کر حقیقت میں معاذ اللہ عزوجل گناہگار اور دوزخ کے حقدار بن رہے ہوں۔

اَللّٰهُمَّ عَزَّوَجَلَّ کَیْ امیرِ اہلسنت پَر رَحْمَتِ ہو اور اِن کے صَلَواتِ ہمارِی مَغْفِرَتِ ہو  
**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّدٍ**

### { 14 } دَرْدِ بَہری التَّجاء

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ رسالہ ”نعت خوانی کے 12 مَدَنی پھول“ کے آثر میں حقوق العباد سے متعلق اہم معاملات پر توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں: بہتر یہی ہے کہ محلّے میں بغیر اسپیکر کے نعت خوانی کریں، اپنے ذوق و شوق کی خاطر اہل محلّہ کو ایذا نہ دیں۔ بعض بچوں کی نیند کچی ہوتی ہے ان سے معمولی سی آواز بھی برداشت نہیں ہوتی، فوراً رونا شروع کر دیتے ہیں جس سے گھر والوں کو سخت پریشانی کا سامنا ہوتا ہے، نیز گھروں میں ایسے مریض بھی ہوتے ہیں جو بے چارے نیند کی گولیاں کھا کر بستر پر پڑے رہتے ہیں۔ طلباء کو صبح تعلیم گاہوں، اور دیگر افراد کو کام دھندوں پر جانا ہوتا ہے۔ ایسے میں اگر محلّے کے اندر ”ساؤنڈ سسٹم“ پر زور و شور سے محفل جاری ہو تو مجبوروں اور مریضوں کی سخت دل آزاری کا امکان رہتا ہے۔ اکثر مُرَوّت میں یا اجتماع کروانے والے کے دبدبے کے باعث سہم کر چپ ہو رہتے ہیں۔



اسپیکر کی کان پھاڑ ڈالنے والی آواز پر احتجاج کرنے والوں کیلئے ایسی مثال دینا قطعاً مناسب نہیں ہے کہ ”شادیوں میں بھی لوگ فلمی گیت زور و شور سے چلاتے ہیں، ان کو کوئی کیوں منع نہیں کرتا! ہم آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شائع خوانی کرتے ہیں تو لوگوں کو تکلیف ہونے لگتی ہے۔“ معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ کھلا بیہتان ہے۔ کوئی مسلمان خواہ کتنا ہی گناہگار کیوں نہ ہو اُس کو ہرگز آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شائع خوانی سے تکلیف نہیں ہو سکتی۔ شکایت صرف اسپیکر کی آواز سے ہے۔ جس بیٹھے بیٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہم نعت خوانی کر رہے ہیں اور اس میں صرف ”مزا“ لینے کیلئے ساؤنڈ سسٹم لگا رکھا ہے اگر اس وجہ سے پڑوسی افیت پار ہے ہیں تو یقیناً پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی خوش نہیں۔ دو چار محلہ داروں سے اجازت لے لینا قطعاً کافی ہے۔ دودھ پیتے بچوں، ان کی ماؤں اور درِ دُسر سے تڑپتے، بخار میں تپتے اور بستروں پر بے چینی سے لوٹتے مریضوں سے کون اجازت لائے گا؟ نیز یہ بھی حقیقت ہے کہ فلمی گانوں کے شور سے بھی لوگوں کو پریشانی ہوتی ہے مگر ڈر کے مارے صبر کر کے پڑے رہتے ہیں۔

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں، ”عَالِبًا دَعْوَتِ اِسْلَامِی کے اوائل کی بات ہے، میرا پڑوسی بہت زور سے گانے بجاتا تھا۔ مجھے اس سے بے حد تکلیف ہوتی تھی حتیٰ کہ ایک بار تو میں رو پڑا تھا۔ اُس کو سمجھاتا تھا مگر میری بے بسی پر اُس کو رَحْم نہ آتا تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس بے چارے کو مُعَاف فرمائے اور اس کی بخشش کرے۔“ اب ہر دُکھیا را دعا میں دے یہ بھی ضروری نہیں بلکہ کسی کے یہاں



شادی کے موقع پر ہونے والے اجتماع ذکر و نعت میں ساؤنڈ سسٹم کی گھن گرج سے اگر کسی بوڑھی مریضہ کو ایذا پہنچے تو ہو سکتا ہے وہ بدو عادی اور یوں معاذ اللہ غزو جَلَّ شادی خانہ بربادی ہو جائے! بہر حال یہ ہم سب کو یاد رکھنا چاہئے کہ حقوق العباد کا معاملہ حقوق اللہ سے سخت تر ہے۔ عبادات میں بھی حقوق العباد کا خیال رکھنا ہوتا ہے، یہاں تک کہ اگر سونے والے کو ایذا ہوتی ہو تو بلند آواز سے تلاوت کی بھی شرعاً اجازت نہیں۔ اسی طرح اگر مریضوں اور سونے والوں کو تکلیف ہوتی ہو تو اسپیکر بلکہ یوں ہی بلند آواز سے بھی نعت شریف نہیں پڑھ سکتے اور ایسے موقع پر ایکو ساؤنڈ اور بھی سخت سخت تکلیف دہ ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم مسلمانوں کو ہٹ دھرمی اور بے جا ضد سے محفوظ و مامون فرمائے۔

دل میں ہو یاد تیری گوشہ تنہائی ہو      پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیر اہلسنت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو  
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

### { 15 } مُشْكَلُ كَا حَل

میرپور خاص (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی زیارت کیلئے حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ ”آپ کے شہر کے ایک اسلامی بھائی ملاقات کی قطار کے بیچ میں داخل ہو گئے۔ ان کے قریب آنے پر میں نے ان سے ملاقات نہیں کی کیونکہ اس سے ان کی حق تلفی ہو جاتی جو پہلے سے قطار میں



موجود تھے۔ مجھے لگتا ہے کہ ان کا دل دکھا ہے، ہو سکتا ہے وہ ناراض بھی ہو گئے ہوں، انہیں ڈھونڈیے تاکہ میں ان سے مُعافی مانگوں۔“

اس اسلامی بھائی نے عرض کی: ”حضور! ابھی شاید وہ مشکل ہی ملیں۔“ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا: ”کسی طرح بھی انہیں تلاش کریں۔“ چنانچہ وہ اسلامی بھائی کافی تلاش کے بعد مایوس لوٹے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا: ”آپ جب گھر واپس جائیں تو انہیں تلاش کر کے فون پر یا تحریراً اگر مجھے مُعافی ملنے کا ”بشارت نامہ“ دلا دیں تو مجھ پر احسان ہوگا۔“

کچھ عرصے بعد مذکورہ اسلامی بھائی مل گئے۔ جب انہیں ساری بات بتائی گئی تو وہ رو پڑے کہ میں اور امیر اہلسنت سے ناراض؟ پھر کہنے لگے کہ مجھ میں اتنی جرات کہاں کہ میں اس طرح (مُعافی نامہ) لکھ کر دوں۔ اس کے بعد انہوں نے کچھ لکھا اور خوشبولگا کراؤس مُبلغ کو اپنا مکتوب امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے دے دیا۔ جب اس مُبلغ نے شیخ طریقت امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر بتایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وہ اسلامی بھائی مل گئے تو آپ نے مُبلغ کو سینے سے لگا لیا اور بہت خوش ہوئے۔ پھر پوچھا: ”کیا انہوں نے مجھے مُعاف کر دیا؟“ مُبلغ نے اس اسلامی بھائی کی تحریر پیش کی تو آپ نے اسے پڑھا اور چوما پھر فرمایا: ”آپ نے میری بہت بڑی مشکل حل کر دی، اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کا بڑا کرم ہو گیا، اس کی وجہ سے میں شدید ذہنی اذیت میں مبتلا تھا۔“

اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کی امیر اہلسنت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



**{ 16 } کمال درجہ احتیاط**

دورۂ حدیث کے ایک طالب علم کی فتاویٰ رَضْوِیہ شریف کی ایک جلد چند دن امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے زیر مطالعہ رہی۔ آپ نے فتاویٰ رَضْوِیہ شریف کی جلد مع رُقْعہ جب واپس فرمائی تو طالب علم رُقْعہ پڑھ کر ششدر رہ گئے اور جذباتِ تاثر سے پلکیں بھیک گئیں۔ اس رُقْعہ میں کچھ یوں تحریر تھا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ طسکب مدینہ محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی عَفِیْ عَنده کی  
جانب سے میرے پیٹھے پیٹھے مدنی پیٹھے ----- زید مجلہ کی خدمت میں  
شکریہ بھرا سلام۔

آپ کی فتاویٰ رَضویہ ج۔۔۔ سے مطلوبہ عبارات کے علاوہ بھی استفادہ کیا، خاص خاص کلمات و فقرات کو خط کشیدہ کرنے (یعنی الفاظ کے نیچے لکیر کھینچنے) کی عادت ہے مگر مجاز نہ ہونے کے باعث (یعنی اجازت نہ لینے کی وجہ سے) مُجْتَنِب رہا (یعنی بچتا رہا) مگر بے احتیاطی کے سبب ایک صفحہ کے اوپر کی جانب معمولی سا کاغذ پھٹ گیا، بھدندامت معذرت خواہ ہوں، امید ہے معافی کی خیرات سے محروم نہیں فرمائیں گے۔ کاغذ اتنا کم شق ہوا ہے کہ غالباً ڈھونڈنے پر بھی نہ مل سکے۔ علاوہ ازیں بھی جو حقوق تلف ہوئے ہوں معاف فرمادیجئے۔ دین ہو تو وصول کر لیجئے۔ (رقعہ کا عکس اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیے)







## { 17 } خادمین سے مُعافی

۱۷ شعبان المعظم ۱۴۲۴ھ آپ نے متعلقہ خادِ مین، خادِ مین، اور مجملہ اسلامی بھائیوں کو رقعہ عنایت فرمایا جس میں انتہائی عاجزی کے ساتھ مُعافی طلب کی گئی تھی۔ (رقعہ کا عکس ملاحظہ فرمائیے)

جن جن کو ممکن ہو پڑھا دیکھ :  
 سلام خارسین، خادمین، کتاب گھر والے  
 کہ مجملہ ملاحی بھائیوں کی خرمات مسعد  
 السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
 آگاہ گناہوں سے بھرپور زمانہ اعمال کی تبدیلی  
 میری زبان با تقویٰ یا جس کے کسی بھی  
 عُصو سے جیسی کسی کو جو بھی ایدہ اور ہستی  
 ہو برائے خاکِ مدینہ کے معاف فرمادیکھ  
 ہر پروہ معاملہ جیسی سے آپ کی دل آزاری  
 یا حق تلفی ہوئی ہو اُس سے معافی کا  
 بھکاری بن کر تکریر آ حاضر خدمت پہلا  
 میری جموں میہ معافی کی بھیک ڈال کر  
 اللہ عزوجل کی بارگاہ میہ بھی میری مغفرت ہو  
 کی بھاری فرمادیکھئے۔ صوفیہ اپنے  
 حقوق پر مسلمان کو پیشگی معاف کر رکھے ہیں۔



اللہ عزوجل کی امیر اہلسنت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



## { 18 } 5 روپے واجب الادا

حیدر آباد باب الاسلام (سندھ) کے ایک مبلغ نے امیر اہلسنت ڈامٹ ہر کاتھم  
العالیہ کے ایک مکتوب کے متعلق بتایا جو (15.03.79) کو کاروباری سلسلے میں بھیجا گیا  
تھا۔ اس مکتوب میں بھی آپ نے حقوق العباد سے متعلق احتیاط اور نیکی کی دعوت کو پیش  
نظر رکھا ہے۔ غالباً مال کی ادائیگی سے متعلق رقم طے ہونے کے بعد سواری 5 روپے کم  
اجرت میں مل گئی تھی اسلئے مکتوب میں بعد سلام کچھ اس طرح تحریر تھا:

5 روپے واجب الادا ہیں، مال اچھی طرح دیکھ لیں، گنتی بھی ہو سکے تو  
ضرور کر لیں، کمی بیشی یا نقص ہو تو بھی ضرور لکھیں، آخر میں پانچوں وقت نماز  
کی ادائیگی کی تاکید بھی فرمائی۔

اس تحریر سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ ڈامٹ ہر کاتھم العالیہ نے ابتداء ہی سے اس  
مدنی مقصد ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے“  
کو اپنا مقصد حیات بنالیا تھا جس کی برکتیں تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک  
دعوت اسلامی کی صورت میں ظاہر ہوئیں اور یہ مدنی تحریک دنیا بھر میں مدنی انعامات  
کی خوشبوؤں سے معطر معطر مدنی قافلوں کے ذریعے قرآن و سنت کی دعوت عام کرنے  
کیلئے کوشاں ہے۔ (اس مکتوب کے کچھ حصہ کا عکس اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیے)



مع السلام عرض ہم صرف پانچ روپے اس کی اجرت آپ کے  
غیر سزا دے واجب الادا ہے۔ آپ مال کو دیکھ لیں گنتی جن  
ہو سکے تو ضرور کر لیں کسی بیش ہو تو ضرور لکھو اس سے  
کوئی نقص وغیرہ ہو تو بھی لکھیں۔

نہیں دیکھنا زکی پابندی ہر مال میں ہونے لگے۔

حفظ سب غوث درویش  
احقر محمد الہی قادری غفرلہ  
لہم و علیہم السلام

۷۸۶  
۱۵-۱۶-۱۷

اللہ تعالیٰ کی امیر اہلسنت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو  
صلوا علی الحبيب صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

### { 19 } امانت

۱۱۴۲۰ھ میں ہند کے مدنی قافلے سے واپسی پر کسی نے شیخ طریقت،

امیر اہلسنت ڈامٹ برکاتہم العالیہ کے لئے مدینۃ الاولیاء (احمد آباد شریف) سے سویوں کا

بنڈل تحفہ بھیجا جو آپ کی خدمت میں پیش کر دیا گیا اور آپ نے حسب عادت اسلامی

بھائیوں میں تقسیم فرمانا شروع کر دیا۔ مگر بعد میں یہ غلط فہمی پیدا ہو گئی کہ یہ سویاں کسی اور

کی ”امانت“ تھیں، حالانکہ حقیقتہً سویاں آپ ہی کو تحفے میں آئیں تھیں۔ اس سلسلے میں

آپ ڈامٹ برکاتہم العالیہ نے تشویش کے ازالے کے لئے ایک تحریر احتیاطاً حیدر آباد

(باب الاسلام سندھ) روانہ کی۔ (اس تحریر کا عکس اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیے)



۷۸۶ حاجی محمد - - - - - رضایا علی

کی خدمت معہ السلام کر رہا ہے،  
بیت بڑا بنوٹل آجہا آباد کی بیویوں  
کا ملا۔ ہم نے تصرف شروع کر دیا  
بعد معہ بتا چلا یہ امانت تھی۔  
ہم نے قیماندہ بیویاں محفوظ کر لی  
ہیں۔ مہربان فرما کر جلد اطلاع  
فرمائی کہ یہ کس کی امانت  
ہے؟ جو تحفے وغیرہ دے دی  
گیں ان کا کیا کریں؟

۱۲۴۰ھ  
۱۲۴۱ھ  
۱۲۴۲ھ  
۱۲۴۳ھ  
۱۲۴۴ھ  
۱۲۴۵ھ  
۱۲۴۶ھ  
۱۲۴۷ھ  
۱۲۴۸ھ  
۱۲۴۹ھ  
۱۲۵۰ھ  
۱۲۵۱ھ  
۱۲۵۲ھ  
۱۲۵۳ھ  
۱۲۵۴ھ  
۱۲۵۵ھ  
۱۲۵۶ھ  
۱۲۵۷ھ  
۱۲۵۸ھ  
۱۲۵۹ھ  
۱۲۶۰ھ  
۱۲۶۱ھ  
۱۲۶۲ھ  
۱۲۶۳ھ  
۱۲۶۴ھ  
۱۲۶۵ھ  
۱۲۶۶ھ  
۱۲۶۷ھ  
۱۲۶۸ھ  
۱۲۶۹ھ  
۱۲۷۰ھ  
۱۲۷۱ھ  
۱۲۷۲ھ  
۱۲۷۳ھ  
۱۲۷۴ھ  
۱۲۷۵ھ  
۱۲۷۶ھ  
۱۲۷۷ھ  
۱۲۷۸ھ  
۱۲۷۹ھ  
۱۲۸۰ھ  
۱۲۸۱ھ  
۱۲۸۲ھ  
۱۲۸۳ھ  
۱۲۸۴ھ  
۱۲۸۵ھ  
۱۲۸۶ھ  
۱۲۸۷ھ  
۱۲۸۸ھ  
۱۲۸۹ھ  
۱۲۹۰ھ  
۱۲۹۱ھ  
۱۲۹۲ھ  
۱۲۹۳ھ  
۱۲۹۴ھ  
۱۲۹۵ھ  
۱۲۹۶ھ  
۱۲۹۷ھ  
۱۲۹۸ھ  
۱۲۹۹ھ  
۱۳۰۰ھ  
۱۳۰۱ھ  
۱۳۰۲ھ  
۱۳۰۳ھ  
۱۳۰۴ھ  
۱۳۰۵ھ  
۱۳۰۶ھ  
۱۳۰۷ھ  
۱۳۰۸ھ  
۱۳۰۹ھ  
۱۳۱۰ھ  
۱۳۱۱ھ  
۱۳۱۲ھ  
۱۳۱۳ھ  
۱۳۱۴ھ  
۱۳۱۵ھ  
۱۳۱۶ھ  
۱۳۱۷ھ  
۱۳۱۸ھ  
۱۳۱۹ھ  
۱۳۲۰ھ  
۱۳۲۱ھ  
۱۳۲۲ھ  
۱۳۲۳ھ  
۱۳۲۴ھ  
۱۳۲۵ھ  
۱۳۲۶ھ  
۱۳۲۷ھ  
۱۳۲۸ھ  
۱۳۲۹ھ  
۱۳۳۰ھ  
۱۳۳۱ھ  
۱۳۳۲ھ  
۱۳۳۳ھ  
۱۳۳۴ھ  
۱۳۳۵ھ  
۱۳۳۶ھ  
۱۳۳۷ھ  
۱۳۳۸ھ  
۱۳۳۹ھ  
۱۳۴۰ھ  
۱۳۴۱ھ  
۱۳۴۲ھ  
۱۳۴۳ھ  
۱۳۴۴ھ  
۱۳۴۵ھ  
۱۳۴۶ھ  
۱۳۴۷ھ  
۱۳۴۸ھ  
۱۳۴۹ھ  
۱۳۵۰ھ  
۱۳۵۱ھ  
۱۳۵۲ھ  
۱۳۵۳ھ  
۱۳۵۴ھ  
۱۳۵۵ھ  
۱۳۵۶ھ  
۱۳۵۷ھ  
۱۳۵۸ھ  
۱۳۵۹ھ  
۱۳۶۰ھ  
۱۳۶۱ھ  
۱۳۶۲ھ  
۱۳۶۳ھ  
۱۳۶۴ھ  
۱۳۶۵ھ  
۱۳۶۶ھ  
۱۳۶۷ھ  
۱۳۶۸ھ  
۱۳۶۹ھ  
۱۳۷۰ھ  
۱۳۷۱ھ  
۱۳۷۲ھ  
۱۳۷۳ھ  
۱۳۷۴ھ  
۱۳۷۵ھ  
۱۳۷۶ھ  
۱۳۷۷ھ  
۱۳۷۸ھ  
۱۳۷۹ھ  
۱۳۸۰ھ  
۱۳۸۱ھ  
۱۳۸۲ھ  
۱۳۸۳ھ  
۱۳۸۴ھ  
۱۳۸۵ھ  
۱۳۸۶ھ  
۱۳۸۷ھ  
۱۳۸۸ھ  
۱۳۸۹ھ  
۱۳۹۰ھ  
۱۳۹۱ھ  
۱۳۹۲ھ  
۱۳۹۳ھ  
۱۳۹۴ھ  
۱۳۹۵ھ  
۱۳۹۶ھ  
۱۳۹۷ھ  
۱۳۹۸ھ  
۱۳۹۹ھ  
۱۴۰۰ھ  
۱۴۰۱ھ  
۱۴۰۲ھ  
۱۴۰۳ھ  
۱۴۰۴ھ  
۱۴۰۵ھ  
۱۴۰۶ھ  
۱۴۰۷ھ  
۱۴۰۸ھ  
۱۴۰۹ھ  
۱۴۱۰ھ  
۱۴۱۱ھ  
۱۴۱۲ھ  
۱۴۱۳ھ  
۱۴۱۴ھ  
۱۴۱۵ھ  
۱۴۱۶ھ  
۱۴۱۷ھ  
۱۴۱۸ھ  
۱۴۱۹ھ  
۱۴۲۰ھ  
۱۴۲۱ھ  
۱۴۲۲ھ  
۱۴۲۳ھ  
۱۴۲۴ھ  
۱۴۲۵ھ  
۱۴۲۶ھ  
۱۴۲۷ھ  
۱۴۲۸ھ  
۱۴۲۹ھ  
۱۴۳۰ھ  
۱۴۳۱ھ  
۱۴۳۲ھ  
۱۴۳۳ھ  
۱۴۳۴ھ  
۱۴۳۵ھ  
۱۴۳۶ھ  
۱۴۳۷ھ  
۱۴۳۸ھ  
۱۴۳۹ھ  
۱۴۴۰ھ  
۱۴۴۱ھ  
۱۴۴۲ھ  
۱۴۴۳ھ  
۱۴۴۴ھ  
۱۴۴۵ھ  
۱۴۴۶ھ  
۱۴۴۷ھ  
۱۴۴۸ھ  
۱۴۴۹ھ  
۱۴۵۰ھ  
۱۴۵۱ھ  
۱۴۵۲ھ  
۱۴۵۳ھ  
۱۴۵۴ھ  
۱۴۵۵ھ  
۱۴۵۶ھ  
۱۴۵۷ھ  
۱۴۵۸ھ  
۱۴۵۹ھ  
۱۴۶۰ھ  
۱۴۶۱ھ  
۱۴۶۲ھ  
۱۴۶۳ھ  
۱۴۶۴ھ  
۱۴۶۵ھ  
۱۴۶۶ھ  
۱۴۶۷ھ  
۱۴۶۸ھ  
۱۴۶۹ھ  
۱۴۷۰ھ  
۱۴۷۱ھ  
۱۴۷۲ھ  
۱۴۷۳ھ  
۱۴۷۴ھ  
۱۴۷۵ھ  
۱۴۷۶ھ  
۱۴۷۷ھ  
۱۴۷۸ھ  
۱۴۷۹ھ  
۱۴۸۰ھ  
۱۴۸۱ھ  
۱۴۸۲ھ  
۱۴۸۳ھ  
۱۴۸۴ھ  
۱۴۸۵ھ  
۱۴۸۶ھ  
۱۴۸۷ھ  
۱۴۸۸ھ  
۱۴۸۹ھ  
۱۴۹۰ھ  
۱۴۹۱ھ  
۱۴۹۲ھ  
۱۴۹۳ھ  
۱۴۹۴ھ  
۱۴۹۵ھ  
۱۴۹۶ھ  
۱۴۹۷ھ  
۱۴۹۸ھ  
۱۴۹۹ھ  
۱۵۰۰ھ

اس رقعہ میں سوال سے بچنے کا کیسا محتاط انداز ہے ”جو تحفے وغیرہ میں دے دی گئیں  
ان کا کیا کریں“ پھر آپ اس مسئلے کے حل کیلئے کس قدر بے چین ہیں کہ پیچھے لکھا، ”آج  
ہی پہنچا دیں یا فون پر پڑھ کر سنا دیں۔“

اللہ عزوجل کی امیر اہلسنت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو  
صلوا علی الحبيب صلی اللہ تعالیٰ علی محمد



## { 20 } بڑی رات پر مُعافی

ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ ایک مرتبہ امیر اہلسنت ڈامٹ برکاتہم العالیہ نے میری کسی کوتاہی پر مجھے تنبیہ فرمائی۔ میں تو خوشی سے پھولے نہیں سمارہا تھا کہ آپ نے مجھے میرا نام لے کر مخاطب فرمایا اور اصلاح کے مدنی پھولوں سے نوازا، مگر کچھ دیر بعد آپ ڈامٹ برکاتہم العالیہ نے مجھے ایک رقعہ عطا فرمایا۔ (اس تحریر کا عکس ملاحظہ فرمائیے)

الحاج حافظ - - - کی حرمت  
 صبحِ ندامت پہرا سلام  
 آپ کو ڈانٹ دیا اس  
 پر سخت شرمندہ ہوں  
 آج بڑی رات آ رہا ہوں۔  
 رنجیدہ بن رہا ہوں مجھے  
 معاف معاف اور معاف  
 فرمادیجئے۔ سگِ مدد

اللہ عزوجل کی امیر اہلسنت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو  
 صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



## { 21 } شبِ معراج میں مُعافی

ایک مُبلغ جنہیں امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ الْعَالِیَہ کی صحبت پانے کی سعادت ملتی رہتی ہے اور اس کی بَرَکت سے انہیں وقتاً فوقتاً حوصلہ افزائی کے مہکتے پھولوں کے ساتھ ساتھ اصلاح کے مدنی موتی بھی نصیب ہو جاتے ہیں۔ یادگار شبِ معراج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ۲۲ رَجَبُ الْمُرجَب ۱۴۲۴ھ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ الْعَالِیَہ کی طرف سے عاجزی سے بھرپور ایک رقعہ موصول ہوا۔ (اس تحریر کا عکس ملاحظہ فرمائیے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سَدِّدُ

محمد الیاسی عطار قادری رضوی عفی عنہ

کی جانب سے میری آنکھوں کے تارے

حاجی محمد --- رضا عطار کی نوبت

میرے تئیں خضر اکو چومتا ہوں جو مٹا ہوا

سلام آجے یادگارِ شبِ معراج

قبولیت کی رات ہے، مجھے اس بات کا احساس

ہے کہ میں آپ کو خوشی رکھتے ہیں ناکام

ہو جاتا ہوں، ڈانٹ بھی دیتا ہوں

آپ کا دل دکھ بھی جاتا ہے براہِ کرم! صمیم

تمام حقوق

ملف کیا ہو مُعافی فرما دیجئے

دعا و مغفرت و حفظِ زبان کی دعا فرمادیں

اللہ عزوجل کی امیرِ اہلسنت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



## { 22 } اپنے سے چھوٹوں سے مُعافی

قبلہ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ الْعَالِیَہِ وَقَاتِلُوا قَاتِلَہُمْ مُتَعَلِّقِیْنَ کی کوتاہیوں پر محبت و شفقت کیساتھ انھیں اصلاح کے مدنی پھولوں سے نوازتے رہتے ہیں جس پر مُتَعَلِّقِیْنَ تو اپنی قسمت پر نازاں ہوتے ہیں کہ اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ نے ایسی اعلیٰ صحبت عطا فرمائی مگر امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ الْعَالِیَہِ پھر بھی اکثر عاجزی فرماتے ہوئے احتیاطاً مُتَعَلِّقِیْنَ سے مُعافی بھی مانگ لیتے ہیں۔ ایک روز چند مُتَعَلِّقِیْنَ کے بقول انہوں نے اپنی بے احتیاطیوں اور کوتاہیوں کو مد نظر رکھتے ہوئے امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ الْعَالِیَہِ کی بارگاہ میں مُعافی کی تحریری درخواست پیش کی، جس پر امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ الْعَالِیَہِ کی طرف سے انہیں ایک رُقعہ موصول ہوا۔ (جس کا عکس ملاحظہ فرمائیں)۔

میرے رُفقہاء اسلام! بھائیوں کی کوتاہیوں سے  
 غم نہ ڈوبنا، سلام، - - - - -  
 وقتاً فوقتاً آپ کو ڈانٹ  
 ٹیپٹ کر دیتا، دل دکھا بیٹھتا ہوں،  
 پھر افسوس ہی ہوتا ہے مگر تیسرے کیا  
 سے زلزل چکا ہوتا ہے، میرا خدا بخیر کرے  
 آپ سے بہت مُعافی کا طلبگار ہوں۔ شب بخیر  
 کا صدقہ مجھے مُعافی کر دیجئے۔ میرا معذرت  
 سلامت اللہ حقیقہً ختمِ مُتَعَلِّقِیْنَ  
 دعا فرماتے رہیں۔ والسلام مع لاکم  
 سید عیدین علیہ  
 ۲۷ ربیع المرجب ۱۴۲۶ھ

اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کی امیر اہلسنت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو  
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



## { 23 } خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ

۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۲۳۱ھ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) میں بعد نمازِ فجر، امیرِ اہلسنت ج نے کسی معاملے میں نماز پڑھانے والے اسلامی بھائی کی اصلاح فرمائی۔ وہ اسلامی بھائی انتہائی مسرور تھے کہ آپ نے میری طرف توجہ فرمائی اور اصلاح کے مدنی پھولوں سے نوازا، مگر امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَلْعَالِیَہ کا خوفِ خدا مرحبا کہ آپ نے بعدِ ظہر اس اسلامی بھائی کو ایک رقعہ عنایت فرمایا جس کا عکس ملاحظہ فرمائیے:

۷۸۶  
آج صبح اصلاح کی  
خاطرِ کرم معروضات پیش  
کئی تھیں، اس پر دل صدمہ  
کھٹکا ہو رہا ہے کہ کہیں  
آج کا دل نہ دکھ گیا ہو،  
معافی سے نوازدہئے۔  
۱۳ جمادی الاولیٰ  
۱۲۳۱ھ

اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنت پر رَحْمَت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



## { 24 } دَرَجَہ مُعَلِّم سے مُعَافِی

ایک رکن شوریٰ کے حلفیہ بیان کا لب لباب ہے کہ 25 شَعْبَانُ الْمُعَظَّمُ 1432ھ (28-07-2011) بروز جمعرات بعد نماز عصر عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) میں امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تربیتی کورس کے شرکاء سے ملاقات فرما رہے تھے، دورانِ ملاقات معلّم دَرَجَہ (یعنی تربیتی کورس کا دَرَجَہ سنبھالنے والے) اسلامی بھائی کا موٹا پادیکھ کر انہیں وزن کم کرنے سے متعلق مدنی پھول عطا فرمائے۔ رکن شوریٰ کا کہنا ہے کہ بعد نماز عشاء بارگاہِ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ میں حاضری کی سعادت ملی تو آپ نے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے جو کچھ ارشاد فرمایا اس میں ہر مسلمان کے لئے ترغیب ہے۔

آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا: آج ملاقات میں سب کے سامنے میں نے جنہیں وزن کم کرنے سے متعلق سمجھایا کہیں ان کا دل نہ دکھ گیا ہو، اس لئے آپ میری طرف سے ان سے معافی مانگ لینا، پھر آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مکتبہ المدینہ سے نئی شائع ہونے والی ضخیم کتاب ”جہنم میں لے جانے والے اعمال“ (حصہ دوم) دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ بھی انہیں تحفے میں دید دیجئے گا، ان کا دل خوش ہوگا، اس کتاب میں محبت بھرا جملہ بھی لکھا اور اس میں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دستخط بھی تھے۔ رکن شوریٰ کا کہنا ہے کہ میرے دل میں خیال آیا کہ کاش! جو فرمایا وہ تحریر ہو جاتا تو لوگوں کیلئے ترغیب کا سامان ہوتا۔ خدا کی قسم! ابھی میں سوچ ہی رہا تھا کہ یوں لگا جیسے میرے ولی کامل مرشد امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے میرے دل میں پیدا ہونیوالی خواہش کو جان لیا ہو، فوراً



آپ نے پیڑ پر معافی نامہ تحریر کر کے رقعہ دیتے ہوئے فرمایا کہ انہیں یہ بھی دے دیجئے گا۔  
 رقعہ میں تحریر تھا کہ ”معافی کا طلبگار ہوں۔ آپ کے ساتھ وزن کم کرنے کے عنوان پر جو  
 بات چیت ہوئی اس میں کہیں آپ کو برانہ لگ گیا ہو، معافی کا مزدہ سنا دیجئے۔ دلجوئی کے لئے تحفہ  
 کتاب حاضر ہے۔“ جزاک اللہ خیراً ۲۶ شَعْبَانُ الْمُعَظَّمِ ۱۴۳۲ھ  
 (معلم درجہ کو جب تمام شرکاء کے سامنے رقعہ سنا کر پیش کیا گیا تو عاجزی اور خوفِ خدا میں ڈوبی ہوئی تحریر  
 پڑھ کر بے اختیار وہ رو پڑے۔ اس موقع پر وہاں موجود مدنی چینل کے کیمرہ مین کا کہنا تھا کہ بین  
 الاقوامی سطح پر مشہور اتنی عظیم ہستی کا یوں عام اسلامی بھائی سے معافی مانگنا دیکھ کر میرا رونکلا روٹکھا کھڑا ہو  
 گیا، تحریر کا عکس ملاحظہ فرمائیے)

محمد  
 ۷۸۶  
 خدمتِ معافی  
 معافی کا طلبگار ہوں۔ آپ  
 کے ساتھ آپ کے وزن کم کرنے کے  
 عنوان پر جو بات چیت ہوئی  
 اس میں کہیں آپ کو برانہ لگ  
 گیا ہو۔ معافی کا مزدہ سنا دیجئے  
 سنا دیجئے۔ جزاک اللہ خیراً ۲۶ شَعْبَانُ الْمُعَظَّمِ

اللَّهُمَّ عَزَّ وَجَلَّ کی امیرِ اہلسنت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو  
 صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد







اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ آپ کو دین و دنیا کی برکتوں سے مالا مال فرمائے امین۔

۲۲ ربیع النور ۱۴۳۱ھ بشمول شاکھ ذمہ دارانِ جامعات المدینہ تشریف

فرماتے، آپ نے فرمایا کہ ہمارے حیدر آباد کے طلبہ اپنے اپنے کرائے پر باب المدینہ کے تربیتی اجتماع میں آئے ہیں، اس پر تحسین کے فوراً بعد میرے منہ سے نکلا کہ ”آپ کا شہر قریب ہے کرایہ کم لگتا ہے، پنجاب والے بھی اپنے کرائے پر آئے ہیں۔“

اپنی سبقتِ لسانی پر نادم ہوں، ڈرتا ہوں کہیں آپ کی دل شکنی نہ ہوگئی ہو، اگر یہ ایذا رسانی تھی تو توبہ کرتا ہوں، آپ سے بھی معافی مانگتا ہوں، مجھے وہ جملہ نہ کہنا چاہئے تھا، برائے کرم مجھے معاف فرمادیجئے۔ جو اسلامی بھائی اُس وقت حاضر تھے ممکن ہو تو ان کو بھی میری توبہ پر مطلع فرما کر احسان بالائے احسان فرمادیجئے۔ چاہیں تو ان کو میری تحریر کا عکس بھی دے سکتے ہیں، مجھے معافی سے نواز کر مطلع فرمادیجئے تو کرم بالائے کرم ہوگا۔

مدنی پھول: السِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَا نِيَّةٌ بِالْعَلَا نِيَّةٍ: یعنی خفیہ گناہ کی خفیہ توبہ اور علانیہ کی علانیہ۔

(حدیث پاک، فتاویٰ رضویہ) (المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث: 331، ج 20، ص 159)

100 روپے آپ کی نذر ہیں، چاہیں تو مٹھائی کھا کر غم غلط کر لیجئے۔

۲۳ ربیع النور شریف ۱۴۳۱ھ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلسنت ڈامٹ برکاتہمُ العالیہ کی خوفِ خدا

سے لبریز تحریر کا عکس اگلے صفحے پر پیش کیا گیا ہے جسے پڑھ کر شاید کئی حسّاس عاشقانِ رسول کے آنسو پلکوں کی رکاوٹ توڑ کر رخسار پر بہہ نکلیں۔



یہ تحریر ہر مبلغ اور ذمہ دار و نگران بلکہ ہر مسلمان کیلئے مشعلِ راہ ہے۔ کاش ہم بھی اس کی برکت سے اپنی زندگی میں ان احتیاطوں کو بروئے کار لاسکیں۔

(اس تحریر کا عکس ملاحظہ فرمائیے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سُبْحَانَكَ یٰ مُد

الِیَا سَا عِطَارِ قَادِرِ (فتویٰ رضویہ) عفو سنہ کی جانب

سے صبرِ صبیح صبح صبح صبح

کی قدمہ صبح گنبد خضر اکو

چو صبح ہوا سلام۔ اللہ عزوجل آپ کو دیں

دنیا کی برکتوں سے ما لا طاقا فرماں۔ اصرار۔

۲۲ ربیع الثانی ۱۴۳۵ ہ بشمول شہر کیم

ذمہ دارانِ جامعہات المدینہ شریف فرما

کے آپ نے فرمایا کہ ہمارے حیدر آباد کے طالب

اپنے اپنے کرائے کے باب المدینہ کی ترویجی اجتماع

صباح آٹھ بجے اس پر تحسین کے فوراً بعد صبح سے منہ

سے نکلا کہ آپ کا شہر قریب ہے کراچی سے

لگتا ہے، پنجاب والے بھی اپنے اپنے کرائے پر

آ رہے ہیں۔ اپنی کیفیتِ ہستی پر ناراض ہیں

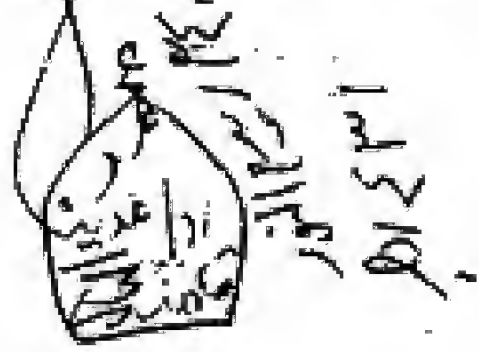
ڈرتا ہوں کہ آپ کی دل شکنی نہ (جاری....)



بھونکتی ہو، اگر یہ ایذا رسانی تھی تو توبہ  
 کرتا ہوں، آپ سے بھی مُعافٰی مانگتا ہوں،  
 میرے وہ جملہ نہ کہنا چاہئے تھا، براہِ کرم!  
 مجھے صُغافا فرما دیجئے۔ جو اسلام آبادی اُس وقت  
 حاضریٰ <sup>میں</sup> ان کو بھی میری توبہ پر مطلع فرما کر  
 احسان بالاولاد اِسان فرما دیجئے۔ چاہیں تو  
 ان کو میری تحریر کا عکس بھی دے سکتے ہیں  
 مجھے صُغافٰی سے نوازا کر مطلع فرما دیجئے تو  
 کم بالاولاد کم ہونگا۔  
 صدق بھولی

السِّرِّ بِالسِّرِّ وَالْعِلَانِيَةِ بِالْعِلَانِيَةِ

یعنی خفیہ گناہ کی ذمہ توبہ اور علانیہ کی علانیہ۔  
 صاف رہے آپ کی نذر ہیں  
 چاہیں تو صُغافٰی لھا کر  
 غم غلط کر لیجئے۔  
 وحید نیازی - (مفتاویٰ رفیع)



اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو  
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! مریدین و مُتَعَلِّقین کا اپنے پیرومرشد اور امیر سے مُعافی مانگنا تو سمجھ میں آتا ہے مگر ایک ایسی ہستی جو مرجعِ خلائق ہو اور کروڑوں مسلمان اس کے دامن سے وابستہ ہو کر اس کے مرید بن چکے ہوں، وہ اس طرح عاجزی اپناتے ہوئے اپنے چھوٹوں تک سے مُعافی مانگنے میں عار محسوس نہ کرے تو یہی کہا جاسکتا ہے کہ یہ **اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ** کا امیر اہلسنت **دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ** پر خصوصی کرم ہے۔ آپ کا یہ انداز ہر مسلمان کے لئے مشعلِ راہ ہے۔

### دورانِ بیانِ مُعافی طلب کرنا

امیر اہلسنت **دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ** اکثر اجتماعات وغیرہ میں بھی عاجزی فرماتے ہوئے مُعافی مانگتے رہتے ہیں۔ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے ۱۴۲۰ھ میں باب المدینہ (کراچی) میں سندھ سطح پر ہونے والے تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع میں آپ **دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ** نے دوسروں سے مُعافی مانگنے کی ترغیب دلاتے ہوئے اپنے متعلق کچھ اس طرح ارشاد فرمایا:

”جس کے ساتھ لوگ زیادہ مُنسَلِک ہوتے ہیں اس سے بندوں کی حق تلفیوں کے صُدمہ کا امکان بھی زیادہ ہوتا ہے۔ مجھ سے وابستگان کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے، نہ جانے کتنوں کا مجھ سے دل دُکھ جاتا ہوگا۔ میں ہاتھ جوڑ کر عرض کرتا ہوں کہ میری ذات سے کسی کی جان مال یا آبرو کو نقصان پہنچا ہو تو مہر بانی کر کے وہ بدلہ لے لے، یا مجھے مُعاف کر دے اگر کسی کا مجھ پر قرض آتا ہو تو ضرور وصول کر لے، اگر وصول نہیں کرنا چاہتا تو



مُعافی سے نواز دے۔

جو میرا قرض دار ہے میں اپنی ذاتی رقمیں اُس کو مُعاف کرتا ہوں۔ اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ! میرے سبب سے کسی مسلمان کو عذاب نہ کرنا۔ جس نے میری دل آزاری کی یا دل آزاری کرے گا، مجھے مارا یا آئندہ مارے گا، میری جان لینے کی کوشش کی یا آئندہ کریگا حتیٰ کہ شہید کر ڈالے گا، میں نے ہر مسلمان کو اپنے اگلے پچھلے حقوق مُعاف کئے۔ اے میرے پیارے پیارے اللہ! عَزَّوَجَلَّ! تو بھی مجھ عاجز و مسکین بندے کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف فرما دے اور میری وجہ سے کسی کو عذاب نہ دینا۔“

ایک بار دورانِ اجتماع ارشاد فرمایا: سب اسلامی بھائی جو اس وقت سندھ کے تین ۳ روزہ اجتماع میں جمع ہیں INTERNET کے ذریعہ دنیا میں جہاں کہیں مجھے سُن رہے ہیں یا ہر وہ اسلامی بھائی اور اسلامی بہن جو کیسیٹ کے ذریعہ مجھے (اپنی زندگی میں جب بھی) سُن رہے ہیں یا میرا تحریری بیان پڑھ رہے ہیں وہ توجہ فرمائیں کہ اگر میں نے کبھی آپ کی حق تلفی کی ہو تو مجھے اللہ! عَزَّوَجَلَّ کیلئے مُعاف فرمادیں، بلکہ احسان پر احسان تو یہ ہوگا کہ آئندہ کیلئے بھی مُعافی سے نواز دیں۔ برائے کرم! دل کی گہرائی کے ساتھ ایک بار زبان سے کہہ دیجئے، ”میں نے مُعاف کیا“ (ماخوذ از رسالہ ”ظلم کا انجام“ ص ۲۸، ۲۹)

اللہ! عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



## اپنے حقوق مُعاف اور دوسروں سے مُعافی

اسی طرح امیر اہلسنت ڈاکٹر بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی مشہور زمانہ تصنیف ”غیبت کی تباہ کاریاں“ کے صفحہ نمبر 113 پر اپنے حقوق مُعاف کرنے کے ساتھ ساتھ پُر سوز انداز میں عاجزی فرماتے ہوئے مُعافی طلب فرمائی ہے جس سے آپ ڈاکٹر بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی انکساری کا اندازہ ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! سبِ مَدِیْنہ عَفِی غُفْنِی رِضَاۓِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ پانے کی نیت سے اپنے قرضداروں کو پچھلے قرضوں، مال چرانے والوں کو چوریوں، ہر ایک کو غیبتوں، تہمتوں، تذلیلوں، ضربوں سمیت تمام جانی مالی کُھُوق مُعاف کئے اور آئندہ کیلئے بھی تمام تر کُھُوق پیشگی ہی مُعاف کر دیئے ہیں پُتّا نہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ 16 صفحات پر مشتمل رسالہ، ”مَدَنی وَصِیّت نامہ“ صفحہ 10 پر عزّت و آبرو اور جان کے مُتَعَلِّق ہے: مجھے جو کوئی گالی دے، بُرا بھلا کہے (غیبتیں کرے)، زخمی کر دے یا کسی طرح بھی دل آزاری کا سبب بنے میں اُسے اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کے لئے پیشگی مُعاف کر چکا ہوں، مجھے ستانے والوں سے کوئی انتقام نہ لے۔ بالفرض کوئی مجھے شہید کر دے تو میری طرف سے اُسے میرے کُھُوق مُعاف ہیں۔ وُرثاء سے بھی درخواست ہے کہ اسے اپنا حق مُعاف کر دیں (اور مَقَدّمہ وغیرہ دائر نہ کریں)۔ اگر سرکارِ مَدِیْنہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شَفَاعَت کے صدقے محشر میں نُصُوصی کرم ہو گیا تو



إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ اپنے قاتل یعنی مجھے شہادت کا جام پلانے والے کو بھی جنت میں لیتا جاؤں گا بشرطیکہ اُس کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہو۔

اگر میری شہادت عمل میں آئے تو اس کی وجہ سے کسی قسم کے ہنگامے اور ہڑتالیں نہ کی جائیں۔ اگر ہڑتال اس کا نام ہے کہ لوگوں کا کاروبار زبردستی بند کروایا جائے نیز دکانوں اور گاڑیوں پر پتھراؤ وغیرہ ہو تو بندوں کی ایسی حق تلفیوں کو کوئی بھی مفتی اسلام جائز نہیں کہہ سکتا۔ اس طرح کی ہڑتال حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ اس طرح کے جذباتی اقدامات سے دین و دنیا کے نقصانات کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ عموماً ہڑتالی جلد ہی تھک جاتے ہیں اور بالآخر انتظامیہ ان پر قابو پا لیتی ہے۔

**ضروری وضاحت:** قتلِ مسلم میں شرعاً تین حقوق ہیں: (۱) حق اللہ (۲) حق مقتول (۳) حق ورثاء۔ مقتول نے اگر زندگی میں پیشگی مُعاف کر دیا ہو تو صرف اُسی کا حق مُعاف ہوگا، حق اللہ سے خلاصی کیلئے سچی توبہ کرے، حق ورثاء کا تعلق صرف وارثوں سے ہے وہ چاہیں تو مُعاف کریں، چاہیں تو قصاص لیں۔ اگر دنیا میں مُعافی یا قصاص کی ترکیب نہ بنی تو قیامت کے روز ورثاء اپنے حق کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب

بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے

تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں سے دست بستہ عاجزانہ عرض کرتا ہوں



کہ اگر میں نے آپ میں سے کسی کی غیبت کی ہو، ٹھمت دھری ہو، ڈانٹ پلائی ہو، کسی طرح سے دل آزاری کی ہو تو مجھے مُعاف مُعاف اور مُعاف فرما دیجئے۔ دنیا کا بڑے سے بڑا حق العبد جو تھوڑا کیا جاسکتا ہے فرض کیجئے کہ وہ میں نے آپ کا تلف کر دیا ہے وہ بھی اور چھوٹے سے چھوٹا حق جو ضائع کیا ہو اُسے بھی مُعاف کر دیجئے اور ثوابِ عظیم کے حقدار بنئے۔ ہاتھ باندھ کر مدنی التجاء ہے کہ کم از کم ایک بار دل کی گہرائی کے ساتھ کہہ دیجئے:

”میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے محمد الیاس عطاء قادری رضوی کو مُعاف کیا۔“ ۱۔

جس کا مجھ پر قرض آتا ہو یا میں نے کوئی چیز عاریتاً لی ہو اور واپس نہ لوٹائی ہو تو وہ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران یا غلامزادوں سے رُجوع کرے، اگر وصول کرنا نہیں چاہتا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے مُعافی کی بھیک سے نواز کر ثوابِ آخرت کا حقدار بنے۔ جو لوگ میرے مقروض ہیں، اُن کو میں نے اپنے تمام ذاتی قرضے مُعاف کئے۔ یا الہی عَزَّوَجَلَّ۔

تُو بے حساب بخش کہ ہیں بے حساب جُرم  
دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا

۱۔ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا یہ انداز ہر مسلمان کیلئے باعثِ تقلید ہے۔ خوفِ خدا رکھنے والا ہر شخص اس رہنما تحریر کے ذریعے اپنے متعلقین، دوست احباب، عزیز و رشتہ داروں کی فہرست بنا کر ایک ایک سے معافی مانگنے کی کوشش کر سکتا ہے۔



## حقوق العباد کے معاملہ میں خوفزدہ لوگ توجہ فرمائیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان ایمان افروز واقعات و ملفوظات کو پڑھ کر جن اسلامی

بھائیوں کا حقوق العباد کی ادائیگی کا ذہن بنا ان کیلئے امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے پر حکمت مدنی ارشادات پیش خدمت ہیں،

امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: جو اسلامی بھائی حقوق العباد کے

معاملے میں خوفزدہ ہیں اور اب سوچ میں پڑ گئے ہیں کہ ہم نے تو نہ جانے کتنوں کی حق تکلفی کی ہے اور کتنوں کا دل دکھایا ہے، اب ہم کس کس کو کہاں کہاں تلاش کریں؟

تو عرض یہ ہے کہ جن جن کی دل آزاری وغیرہ کی ہے اگر ان سے رابطہ ممکن ہے تو ان کو راضی کر لیں اور اگر وہ فوت ہو گئے ہیں یا غائب ہیں یا یہ یاد ہی نہیں کہ وہ کون کون لوگ ہیں تو ہر نماز کے بعد ان کیلئے دعائے مغفرت کریں۔ چاہیں تو ہر نماز کے بعد اس طرح کہہ لیا کریں:

”یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری اور آج تک میں نے جن جن مسلمانوں کی حق تکلفی کی ہے ان سب کی مغفرت فرما۔“

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت بہت بڑی ہے مایوس نہ ہوں، نیت صاف منزل آسان۔ اِنْ شَاءَ

اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی عداوت رنگ لائے گی اور میٹھے میٹھے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے حقوق العباد کی معافی کے اسباب بھی کرمِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ سے ہو جائیں گے۔

امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ غیبت کی تباہ کاریاں ص 296 پر ارشاد فرماتے ہیں:



جن جن خوش نصیبوں کا یہ ذہن بن رہا ہو کہ ہمیں غیبت کے مؤذی مَرَض سے چھٹکارا پانے کیلئے کوششیں تیز کر دینی ہیں وہ آپس میں طے کر لیں کہ ہم میں سے اگر معاذ اللہ کوئی غیبت شروع کر دے تو جو موجود ہو وہ اپنی قوت کے مطابق زبان سے ٹوک کر روک دے اور توبہ کرنے کا کہے نیز اوّل آخر صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب کہہ کر دُرُود شریف پڑھانے کے ساتھ کہے:

”تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ! (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف توبہ کرو) یہ سن کر غیبت کرنے والا کہے: اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ (یعنی میں اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہوں)

اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ اِس طرح ہاتھوں ہاتھ توبہ کی سعادت مل جائے گی۔ جنہوں نے غیبت کرتے نہ سنا ہو ان سے احتیاط لازمی ہے، آواز و انداز ایسے نہ ہوں کہ جن کو پتا نہ تھا ان کو بھی معلوم ہو جائے کہ فلاں نے معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ غیبت کی۔ (غیبت کی تباہ کاریاں ص 296)

اس کے علاوہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مندرجہ ذیل پیش کردہ نسخہ بھی غیبت سے بچنے کے معاملے میں بے حد مفید ہے کہ ”دوا فرام تیسرے کا اور تین ہوں تو چوتھے کا حتی الامکان تذکرہ ہی نہ کریں۔ اگر کرنا ہی ہو تو فقط اچھائی بیان کریں۔“ مزید ”غیبت کی تباہ کاریاں“ کتاب صفحہ 248 سے ”غیبت پر ابھارنے والی 16 چیزوں کا بیان“ اور صفحہ 257 تا 282 سے ”غیبت کے 10 تفصیلی علاج“ پڑھنا بھی انتہائی ضروری ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنت پر رَحْمَت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو  
 صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب      صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



